

مُقَدَّس غم  
 نمبر: 3435  
 ایک خطبہ  
 شائع ہوا: جمعرات، 3 دسمبر 1914  
 مُبَلِّغ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

اے تُو جو مصیبت زدہ ہے، اور طوفان سے اُچھالی گئی ہے، اور تسلیٰ نہ پائی ہے، دیکھ، میں تیرے پتھر نفیس رنگوں سے "رکھوں گا، اور تیرے بُنیادیں نیلموں سے رکھوں گا۔ اور میں تیرے روشن دان عقیق کے، اور تیرے پھاٹک لعل کے بناؤں گا، اور "تیری تمام حدیں خوشنما پتھروں کی ہوں گی۔"

(اشعیا 12:11-54)

کیا کوئی شک کر سکتا ہے کہ یہ وعدہ اقوامِ غیرہ کی کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتا، جبکہ یہ اُس کی تاریخ میں کس کثرت سے پورا ہوا ہے؟ کتنی ہی صدیوں تک نیکی کا نُور بُت پرست اقوام پر نہ چمکا۔ تمام زمین پر ایک ہی مقام تھا جہاں صداقت کے اُفتاب کی شفقت امیز کرنیں پڑتی تھیں۔ بڑے بڑے براعظم، جو انسانوں سے بھرے ہوئے تھے، جو زندگی، سرگرمی، اور جُہد مسلسل کا گہوارہ تھے، وہ اخلاقی طور پر ویران اور لاوارث پڑے تھے۔ خُدا کے مکاشفہ کی رمق بھی اُن پُر ہجوم قوموں تک نہ پہنچی تھی۔ خُدا کے فضل کی شریعت اُن پر ظاہر نہ ہوئی تھی۔ مسیح کا بھید ابھی تک بنی آدم پر منکشف نہ ہوا تھا۔

بنی اسرائیل کو عہد کے فضل میں امتیاز حاصل تھا۔ لیکن ان آخری ایام میں، کس قدر عجیب طور پر صورت حال بدل گئی ہے۔ جنگلی زیتون کی شاخیں قلم کی گئیں "تاکہ غیر قومیں شریک میراث بنیں، اور اُسی بدن کی اور مسیح میں خوشخبری کے وسیلہ سے وعدہ کی شریک ہوں۔" یوں خُداوند نے اپنے لیے ایک کثیر نسل کو اختیار کیا ہے، جنہیں اسرائیل نے کبھی قابلِ توجہ نہ "جانا،" جو پہلے کوئی قوم نہ تھی، لیکن اب خُدا کی قوم ہے: جن پر پہلے رحم نہ ہوا تھا، مگر اب اُن پر رحم ہوا ہے۔

وہ جو جسمانی نسل سے نہیں، بلکہ ایمان کی بلند نسل سے ہیں، وہی ابراہیم کی اولاد ہیں، اور وفادار ابراہیم کے ساتھ خُدا کے عہد کے وارث ہیں۔ آج کے دن وہ جو بانجھ کہلائی جاتی تھی، اب گھر سنبھالتی ہے، اور اپنی کثرتِ اولاد پر شادمان ہے۔ غیر قوموں کی کلیسیا کے پاس نیلم کے پتھر ہیں، اور خُدا اُس کے بیج ہے تاکہ اُسے شادمان کرے۔

اور میں اتنا ہی پُر یقین ہوں کہ یہ وعدہ یہودی کلیسیا سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ قدیم عبرانی بزرگ کے طبعی نسل میں، خُداوند نے اپنے لیے ایک روحانی قوم محفوظ رکھی ہے۔ اُس کے نام کو جلال ہو، اُس نے اپنے اُس قوم کو رد نہیں کیا جسے اُس نے پیشتر سے پہچانا۔ بلکہ آج کے زمانے میں بھی، فضل کے انتخاب کے مطابق ایک باقی ماندہ جماعت موجود ہے۔ یہودی نسل میں ایک خاص تعداد ہے جو شاگرد ہیں، جو حق کی گواہی دیتے ہیں، اور مسیح یسوع میں شادمان ہوتے ہیں، اور اُسے اپنا مسیحا مان کر پرستش کرتے ہیں۔

لیکن اسرائیل کے لیے وقت اب تک تاریک ہے، گہرے بادل اُسے گھیرے ہوئے ہیں، اُس کی اولاد کے دلوں پر اب تک پردہ پڑا ہے۔ اُس کے قبیلوں میں سے جو ایمان لائے ہیں، وہ دیگر غیر قوموں سے ایمان لانے والوں کی تعداد کے مقابل قلیل ہیں۔ کیا ایسا نہیں لگتا کہ اُس کا غم کا پیالہ ابھی تک مکمل نہ ہوا؟ خُدا نے یعقوب کے بیٹوں کو فی الوقت اُن کی جگہ سے باہر کر دیا ہے، اُس عظیم گناہ کے باعث جو اُنہوں نے اپنے اُس کو رد کر کے کیا، جس کی نبوت اُن کے اپنے نبیوں نے کی تھی۔

مگر اے عزیزو، شک نہ کرو کہ اُن کا مستقبل اُمید سے روشن ہے۔ وہ دن ضرور آئے گا، اور شاید وہ دن جلد آئے، جب جلال صیّون کو واپس ملے گا، اور بزرگی یہوداہ کو نصیب ہو گی۔ تب غیر قوموں کی معموری خُداوند کو جانے گی، جب یہودی آنکھیں اُسے دیکھیں گی اور پہچانیں گی—مسیحا، سلامتی کا شہزادہ۔ سچ ہے کہ ہم اُس مبارک دُور کے لیے چشمِ براہ اور مشتاق ہوں۔

اگر میں کلامِ مقدّس کو درست سمجھا ہوں، تو کھوئی ہوئی قبائل پہلے ایمان لائیں گی، اور بعد ازاں جمع کی جائیں گی، جب کہ جو لوگ ہمارے بیچ "یہودی" کہلاتے ہیں، وہ اپنے وطن میں واپس لائے جائیں گے، اور تب اُن کی آنکھیں اُس مرد کو دیکھ کر قائل ہوں گی جسے اُنہوں نے چھیدا تھا، اور جو عزت و جلال کے ساتھ تخت نشین ہے۔ یہاں دنیا کی تاریخ اپنے جلالی اختتام کو پہنچے گی۔

جب اُن کے خوفناک بدلہ کے دن کا آغاز ہوا، تو ہمارے لیے شکرگزاری کی ملاقات کا دن طلوع ہوا۔ ہاں، عالم بالا سے صبح کی روشنی نے ہم پر جلوہ گر ہونے کا کرم فرمایا۔ اب انتظاماتِ الہی کے طومار میں اگلا باب کیا کھولا جائے گا؟ اگر اُن کا رد کیا جانا دنیا کی صلح کا سبب ٹھہرا، تو اُن کا پھر سے قبول کیا جانا مردوں میں سے زندگی نہ ہوگا؟

پس وہ قوم، جس سے یہ عظیم وعدہ سب سے پہلے کیا گیا تھا، اُس وعدہ کی تمام برکتیں اُسے بخشی جائیں۔

تاہم، کیا یہ معمور تسلی کسی ایسی کلیسیا پر بھی منطبق نہیں ہو سکتی جو آزمائش اور پستی کے ایام سے گزر رہی ہو؟ خُدا کے تمام وعدے سکھ شدہ سونے کی مانند ہیں—اصلی قدر کے حامل اور رواج میں چلانے کے لیے دیے گئے ہیں۔ وعدہ کے عمومی اصول اُن کے لیے ہیں جن پر وہ روا ہوں۔ اگر مسیح یسوع کی کوئی وفادار کلیسیا شدید ایذا رسانی یا روحانی زوال کے ایام سے گزر رہی ہو، تو اگر اُس میں مسیح کی سچی شہادت موجود ہو، تو طوفان اور گردباد بالآخر اپنی شدت کھو دیں گے، اور اپنا مقصد پورا کرنے کے بعد ایک استواری اور تعمیر کا وقت آئے گا۔

کہا جاتا ہے کہ کچھ اشخاص شکست خوردہ جنگیں نہیں لڑ سکتے۔ لیکن ہم ایسے کسی مقدر کے اسیر نہیں۔ ہمیں ہر حال میں اپنے مقام پر قائم رہنا چاہیے، کیونکہ اگر ہم جنگ میں مغلوب ہوں بھی، تو بھی ہمارے آگے فتح کی امید قائم ہے، کیونکہ ہماری شکستیں تربیت کے لیے ہیں، ہماری تقدیر کی ہلاکت کے لیے نہیں۔ "گاد کے لوگ اُس پر غالب آئیں گے، لیکن وہ آخر کار غالب آئے گا۔"

کامیابی کی عزت کیا اُس وقت رہتی ہے جب اُسے بغیر جنگ کے حاصل کیا جائے؟ کیا انعام اُس وقت زیادہ خوش آئند نہیں ہوتا جب وہ مشقت اور محنت سے حاصل کیا گیا ہو؟ کیا ہم کسی کامیابی کو اُس وقت زیادہ شیریں نہیں پاتے جب ہم نے اُس تک پہنچنے کے لیے سختیاں جھیلی ہوں؟ کیا ہم عزت کے طالب ہیں بغیر محنت کے؟

پس، اے مصیبت زدہ کلیسیا، دل چھوڑ مت، نہ ابتلا کے دن میں تھک، کیونکہ خُدا نے تیرے مقابلہ میں خوشحالی کا دن ٹھہرایا ہے، جب تُو اُس کے فضل کے سب خزانوں اور دولتوں سے تعمیر کی جائے گی، اور تیرا منہ قبضہ سے بھر جائے گا، اور تیری "زبان گانے سے معمور ہوگی، اور تو کہے گی: "خداوند نے ہمارے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں، جن سے ہم شادمان ہیں۔"

اگر یہ میرا مضمون غیر قوموں کی کلیسیا پر لاگو ہوتا ہے، اور اسرائیل کے باقی ماندہ برگزیدہ پر بھی صادق آتا ہے، اور اگر یہ چھوٹی چھوٹی مسیحی کلیسیاؤں کو تسلی اور تشجیع دینے کے لیے مفید ہے، نہ صرف ہمارے ملک میں، بلکہ اُن سب خطوں میں جہاں مسیح کی منادی کی جاتی ہے، تو کیا اسی طرح یہ وعدہ ایمانداروں کے شخصی تجربہ پر بھی لاگو نہیں ہو سکتا؟ کیا ہم خود بھی اس میں سے تسلی کا بھرپور جام نہیں پی سکتے؟

یقیناً، اے میرے بھائیو، ہماری آزمائش اور ڈکھ کی گھڑی ختم ہو جائے گی، اور خُدا کی عنایتی تدبیر میں وہ ہمارے فلاح کامل اور ابدی خیر کا ذریعہ بنے گی۔ ہم مصیبت زدہ اور طوفان میں جھولتے ہوں گے، لیکن اسی سبب سے، انجام کار ہماری بنیادیں نیلم پر ڈالی جائیں گی، اور ہمارے پتھر نفیس رنگوں سے آراستہ ہوں گے۔

اب میں اسی ایک خیال کو تین قسم کے دکھوں کے حوالہ سے واضح کرنا چاہتا ہوں، جو ایماندار کی جان میں طوفان برپا کرتے ہیں:

پہلا ہے وہ بڑا طوفان جو ہماری رُوحانی زندگی کے آغاز میں آتا ہے، جب ہم تاریکی سے روشنی کی طرف، اور شیطان کے قبضہ سے خُدا کی طرف پھیرے جاتے ہیں؛

دوسرا وہ عام زندگی کے طوفان ہیں، جن میں طرح طرح کی مصیبتیں ہمیں گھیر لیتی ہیں، اور گوناگوں آزمائشیں ہمارے ایمان کو پرکھتی ہیں؛

اور تیسرا ہے وہ آخری طوفان، جو ہمارے نازک جہاز کے تباہ ہونے کے ساتھ آتا ہے، اُس زندگی کے بحر طوفانی میں سفر تمام ہوتا ہے، جسم کی موت واقع ہوتی ہے—پھر نہ مشقت رہتی ہے، نہ غم، کیونکہ ہم آرام کی بندرگاہ میں داخل ہوں گے، اور ابدی سلامتی کا مزا لیں گے۔

اب آئیے ہم غور کریں

## ہماری رُوحانی زندگی کا سویرا :

کیا یہ حق نہیں کہ قریب قریب ہر مسیحی طوفان ہی سے جنم لیتا ہے؟ ہم سختی اور مصیبت کے تھپیڑوں سے مسیح کی طرف دھکیلے جاتے ہیں۔ ہم اُس کی طرف نگاہ کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس اور کوئی پناہ گاہ نہیں بچتی۔ ہم سب اُسی کی طرف ایسے بہہ آتے ہیں جیسے ملاح چٹانوں سے ٹکرا کر آ جاتے ہیں، جب ہماری ساری راستبازی تباہ ہو جاتی ہے، اور دیگر تمام اُمیدیں برباد ہو جاتی ہیں۔

تم میں سے بعض کے لیے وہ پہلا طوفان مدتوں جاری رہا ہو گا—مہینوں یا برسوں—اور اُس نے تمہاری ہلاکت کی دھمکی دی۔ تمہیں یاد ہے وہ ایام، اور آج جب وہ طوفان تمہ چکا ہے، آسمان صاف ہو چکا ہے، اور تم مسیح یسوع میں سکون سے آرام پا چکے ہو، تو کیا تم یہ سوچتے ہو کہ تم نے اُس طوفان سے کچھ کھویا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے بہت کچھ پایا؟ تم نے وہ کچھ کھویا جو کھونا تمہارے لیے مفید تھا، اور وہ برکات حاصل کیں جن کی تمہیں سب سے زیادہ حاجت تھی۔

کیا میں ایسے کسی سے مخاطب ہوں جو اس وقت اسی آزمائش کے بیچ میں ہے؟ وہ جو آسمانوں میں تخت نشین ہے، وہ اس طوفان کے بیچ بھی تجھ پر نظر رکھے ہے، اور تجھ سے فرماتا ہے: "اے تُو جو مصیبت زدہ ہے، اور طوفان سے اچھالی گئی ہے، اور تسلی نہ پائی ہے، دیکھ، میں تیرے پتھر نفیس رنگوں سے رکھوں گا۔"

تو گناہ کے احساس سے غمگین ہے، جو تمام غموں میں سب سے کڑا اور سب سے دکھ دینے والا غم ہے۔ مصیبت کے تیر تو کند ہوتے ہیں، لیکن گناہ کے تیر خنجر کی مانند کاٹتے ہیں۔ گناہ کے بغیر مصیبت ایک بے دھار چھری ہے، جو گہرائی تک نہیں کاٹتی؛ لیکن جب گناہ اُس کی دھار کو تیز کرتا ہے، تب وہ چھری ہڈیوں تک کاٹ ڈالتی ہے۔

وہ گناہ جو اب تیرا دل تڑپا رہے ہیں، وہی تو تھے جو کبھی تیرے دل کو لذت دیتے تھے۔ جب تو محسوس کرتا ہے کہ خُدا تجھ سے ناراض ہے، تو ہر واقعہ اور ہر بندوبست تجھے عدالت کا پیغام لگتا ہے۔ ہر جھونکے میں ہراس چھپا ہے، اور تُو بے سُود کوشش کرتا ہے کہ اپنی بے کسی سے نکلے۔

اے انسان، تھامے رہ، مایوس نہ ہو! یہ بہتر ہے کہ تیرا ضمیر زخمی ہو کر درد سہے، بہ نسبت اس کے کہ تُو بگولے کی مانند بگٹ دوڑتا جائے، بے ہودہ نغمے گاتا جائے، اور گناہ کے چند لمحاتی لذات سے لطف اندوز ہوتا ہوا آخرکار افسوس کے ساتھ ہلاک ہو جائے، جیسے بھوسا جو کھلیان سے اڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگر تیری مصیبت تجھے خُدا کی طرف لے جائے، تو وہی تیرے لیے سب سے بہترین تربیت اور سب سے مبارک حالت بن جائے گی جو کبھی تجھ پر واقع ہوئی۔

خُدا فرماتا ہے: "اے مصیبت زدہ! میں تیرے پتھر نفیس رنگوں سے رکھوں گا"۔ گویا توبہ کی تلخی میں تُو معافی کی مبارکی پا لیتا ہے، اور جب تیرے راستہ پر گہری تاریکیاں چھا جاتی ہیں، تو اُسی وقت روشن ترین کرنیں تجھ پر چمکتی ہیں، اور جب تیرے سر پر سب سے گہرے بادل منڈلاتے ہیں، تو فضل کی دھوپ تجھے چھو لیتی ہے۔

اپنے خُدا کی طرف بھاگ، اے گناہگار! یسوع کی طرف جلدی کر! اُس کے کفارہ پر نظر کر، کیونکہ ایسی ہی زخمی ضمیر رکھنے والے کے لیے یسوع نے خون بہایا۔ وہ شکستہ دلوں کو باندھنے آیا، اور ایسے اسیروں کو رہائی دینے کے لیے جن کی حالت تیری سی ہے۔

پھر تو اگلا لفظ سن: "اے طوفان سے اچھالی گئی!" کیا یہ تیرے مضطرب سینہ کی ہلچل اور بے قراری کی تصویر نہیں؟ کیا تُو ادھر ادھر اچھالا جاتا ہے؟ کبھی تُو آرام سے تھا، خامشی میں، اپنے خیال میں محفوظ و مامون۔ تیرا اپنا ایک سہارا تھا، اور تُو دل میں کہتا تھا، "میں کبھی نہ ہلوں گا۔" لیکن وہ سہارا پائیدار نہ تھا۔ جب بادل گھنے ہوئے، اور بادِ مخالف نے زور پکڑا، تو تیرا سہارا بے کار نکلا، اور تُو ہر طرف ہچکولے کھانے لگا۔

افسوس! سب بیکار گیا۔ تُو اُس جہاز کی مانند ہے جو موجوں اور ہواؤں کے but—تُو نے سہارا ڈھونڈا، کوئی لنگر، کوئی پکڑ رحم و کرم پر کھیل بنتا گیا، اور اب تیرا دل اندر ہی اندر ڈوبنے لگا۔ تُو مد و جزر کی طرح جھومتا ہے، اور متزلزل ہے جیسے مے سے مدبوش کوئی شخص، اور ہوش و خرد سے بیگانہ۔ تیری ساری دانائی جاتی رہی ہے۔ تُو کسی وعدہ کو تھام نہیں سکتا، کسی تقدیر سے تسلی نہیں پاتا۔ تُو اپنے نشان تک نہیں دیکھ پاتا، لیکن یاد رکھ—یہ تمام ہچکولے، یہ تمام انتشار، اور یہ سب خطرے تیرے فائدہ کے لیے ہیں۔

اور وہ یقیناً تیرے فائدہ مند ثابت ہوں گے جب تُو اپنی مصیبت میں خُداوند کو پکارے گا، اور وہ تجھے تیری تنگیوں سے نکال لے گا۔ غور کر اُس نبوت پر جو خُداوند کے منہ سے نکلی ہے، اور سوچ، کیا یہ تجھے تسلی نہ بخشے گی؟ "میں تیری بنیادیں نیلم پر رکھوں گا۔" جب بنیاد خُدا کی ڈالی ہوئی ہو، تو وہ فی الواقع مضبوط بنیاد ہوتی ہے؛ اور جب وہ نیلم کی ہو، تو وہ قیمتی بھی ہے۔

پھر تیرے لیے نہ غم رہے گا، نہ غم کی وہ کیفیت جو کسی حال سے بگاڑی جا سکے؛ بلکہ پاکیزہ شادمانی، جو کسی صورت حال سے زائل نہ ہو سکے گی۔ نہ پھر تُو تند موجوں اور سخت تھپیڑوں سے جھولے گا، بلکہ خوشی کی گہری موجیں، جیسے سمندر کی مسلسل لہریں، تیرے کانوں میں خوش نغمگی گائیں گی۔

اُس وقت تُو خُداوند کا شکر کرے گا کہ اُس نے تجھے جھوٹے سہاروں سے ہٹا دیا، اور ایک سچی بنیاد کی طرف کھینچا، جس پر تُو بن سکے، اور ابدیت کے لیے قائم رہے۔ ہوسکتا ہے تُو آج طوفان کا نشانہ ہو، تیرے سینہ میں شدید ہوائیں چل رہی ہوں، تند جذبات تیری جان کو جھنجھوڑ رہے ہوں۔ خوب یاد ہے مجھے وہ وقت جب ایسا ہی طوفان میری جان پر چنگھاڑا تھا، اور میرے تمام خیالات و اُمیدیں، جنہیں میں عزیز رکھتا تھا، سب بہا لے گیا تھا۔

تب میں دنیا کے ساتھ صلح کر لینے پر آمادہ تھا، اور اُن چھوٹی چھوٹی تمنائوں پر خوش تھا جو وہ مجھے دکھاتی تھی۔ ہاں، میں آمادہ تو تھا، پر کر نہ سکا! خُدا کا طوفان میری جان پر غزایا، اور میں اُس میں بے وقعت پڑنے کی مانند بہتا رہا، یا بگولے کے آگے گیند کی مانند اچھالا گیا۔

!کیا تُو بھی ایسے ہی آزمائشی مرحلے سے گزر رہا ہے؟ پس ناامیدی کے دُکھ اور دیوانگی کے آگے بار نہ مان

،اگرچہ تُو آلام میں ڈوبا ہو، اور فکروں سے بھی اُردہ"  
پھر بھی اگر تُو مایوس ہو، تو یہ تیری جان سے غداری ہوگی؛  
جب خطرات تجھے گھیر لیں، اور دُشمنوں نے چاروں طرف گھیرا ہو  
"تو خُدا اپنی بروقت مدد سے دخل دے گا۔

جب یہ موجودہ مصائب تجربات کے خزانے میں بدل جائیں گے، تو تُو اُن پر نظر ڈال کر دیکھے گا کہ وہ تیری بہتر تقدیر کے لیے ایک موزوں تیاری تھے۔ تیری اپنی راستبازی کا ہر نشان مٹنا لازم ہے، تاکہ وہ "تیرے پتھر نفیس رنگوں سے رکھے، اور "تیرے روشن دان عقیق سے بنائے، اور تیرے پھاٹک لعل سے۔

کیا دونوں باتیں وعدہ میں شامل نہیں؟—بنگامہ اور نجات۔ خُداوند نے دونوں کا وعدہ کیا ہے۔

اُس وعدہ کے لفظ کو دیکھ، کہ پوئس کس طرح استعمال کرتا ہے: "اب اُس نے وعدہ کیا ہے کہ، ایک بار پھر میں نہ فقط زمین بلکہ آسمان کو بھی ہلا دوں گا۔" پھر اُس کا نتیجہ سن: جو چیزیں ہلائی جاتی ہیں اُن کا مٹا دیا جانا، اُن چیزوں کے لیے جگہ بنانا ہے جو ہلائی نہیں جاتیں تاکہ وہ قائم رہیں۔ اسی لیے ہم جن کے قدموں تلے سب کچھ زمینی ہٹتا جا رہا ہے، ایک ایسی بادشاہی پائے کے لیے ممدوح ٹھہرائے گئے ہیں جو جنبش نہیں کھاتی۔ کیا یہ حقیقت ہمارے دلوں کو آزمائش سے مصالحت نہ دے؟ اور کیا ہمیں اِس میں شادمان نہ کرے، اگر ہم فقط ایمان رکھیں کہ یہ سب ہمارے فائدہ کے لیے وقوع پذیر ہوتا ہے؟

اور وعدہ کا دوسرا پہلو—"طوفان سے اُچھالی گئی" کے بعد—یہ ہے: "اور تسلیٰ نہ پائی۔" کیا کوئی راہ باقی ہے جس سے تُو نکل سکے؟ کیا کوئی تسکین ہے جو تیرے دُکھ کی شدت کو کم کرے؟ افسوس! اے مفلس جان، تُو ضرور روشنی ڈھونڈتا رہا، لیکن دیکھ، اندھیرا ہی ملا؛ تُو راحت چاہتا رہا، مگر تیرے غم بڑھتے ہی گئے۔

کیا تُو دنیا کے پاس گیا، اپنے ہمسایہ یا اقربا کے پاس، ہمدردی کی طلب میں؟ اُن کی دی ہوئی تسلیٰ نے تیری روح کو اور زیادہ زخمی کیا۔ کیا تُو نے گناہ کی خوش طبعیوں اور لہو و لعب میں پناہ لینے کی کوشش کی، کہ کسی طرح قادر مطلق کے تیروں کو بھول جائے؟ سو دیکھ! عدالت کے نظارے تیرے خوابوں کو ہلا دیتے ہیں۔

شاید تُو محسوس کرتا ہے کہ زمین پر کوئی تسلیٰ باقی نہیں—تب تُو نجات کے قریب ہے، کیونکہ آسمان کا خُدا تجھے تسلیٰ دے گا۔ اگر تیرا زخم ایسا ہے جس پر کوئی انسانی مرہم کارگر نہیں، تو خُدا کا نام مبارک ہو، کہ وہ اُنہی زخموں کو شفا دینے میں مسرور ہوتا ہے جو آدمی کی حکمت سے باہر ہوں۔ وہاں اُس کے فضل کی قدرت جلوہ گر ہوگی؛ وہ اپنا کلام بھیجے گا اور تجھے شفا دے گا۔

تیرا دُکھ کی انتہا نیک شگون ہے، اس کا مطلب ہے کہ خُدا تیرا بھلا چاہتا ہے۔ اگر تیری جان انسان کی تسلیٰ کو رد کر چکی ہے، اگر تُو ایسی حالت کو پہنچ چکا ہے جہاں فقط خُدا ہی کی راہ دیکھتا ہے، تو تیرے حق میں یہ کلام بولا گیا ہے: "میں تیرے پتھر نفیس رنگوں سے رکھوں گا، اور تیرے بُنیادیں نیلم سے۔" وہ تیرے لیے سب کچھ انجام دے گا، اور وہ کرے گا جو تُو اپنے لیے نہیں کر سکتا۔

میرا گمان ہے کہ ہر ایماندار میرے ساتھ اقرار کرے گا کہ خُداوند کی سب کاروائیاں ہم پر ابتدا میں ناقابل فہم رہیں، جب تک کہ ہم نے اُن کا انجام نہ دیکھا، جیسا کہ ایوب نے دیکھا کہ "خُداوند نہایت ترس والا اور رحم دل ہے۔" ہمارے سب سے بھاری نقصان، دراصل ہمارے سب سے بیش قیمت فائدے بنے۔ وہ چیزیں جو وقوع پذیر ہوتے وقت ہمیں خوف میں ڈال دیتی تھیں، وہی ہمارے خیر کامل کا باعث بنیں۔

اور میں یہی یقین رکھتا ہوں کہ جتنا زیادہ تُو گناہ کا بوجھ محسوس کرتا ہے، شریعت کی عظمت اور عدلِ الہی کی سختی کو جاننا ہے، اتنا ہی زیادہ تُو یسوع کے خون سے گناہوں کے دھو دیے جانے کی مٹھاس چکھے گا، اُس کی فرمانبرداری سے پوری ہوئی شریعت کی خوشی حاصل کرے گا، اور اُس کی کفالت سے مطمئن عدلِ الہی میں اطمینان پائے گا۔

کیا تُو یونہی کے برابر نیچے گرا، جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھا، اور اُس نے اپنی مصیبت کی وجہ سے خُداوند کو پکارا، اور جیسا کہ اُس نے گواہی دی: "میں نے پاتال کے پیٹ سے پکارا، اور تُو نے میری آواز سنی؟" تب تُو بھی اپنی جھوٹی اُمیدوں کو ترک کرے گا، جیسے یونہی نے کہا، "جو جھوٹے باطلوں کے پیچھے لگتے ہیں، وہ اپنی ہی رحمت کو ترک کرتے ہیں۔" اور تب "تُو بھی شکرگزاری کی آواز سے اپنی نذر پوری کرے گا، جیسے یونہی نے کہا: "نجات خُداوند کی طرف سے ہے۔"

اے دُکھ اُٹھانے والو! اے طوفان سے جھولنے والو! اے وہ جنہیں تسلی نہ ملی، دل مضبوط کرو! خُداوند پر شکایت نہ کرو، اور اُس کے انتظامات پر افسوس کر کے اپنے پیالہ میں تلخی نہ بڑھاؤ؛ بلکہ زور سے پکارو اور دلیری سے دعا کرو، کہ وہ خُدا، جس نے تمہارے حال کو آیتِ اول کے مطابق کر دیا ہے، تمہیں اُس وعدہ کے پورے ہونے کا تجربہ دے جو آئندہ آیت میں درج ہے۔ اور یوں تمہاری آہیں نغموں میں بدلیں گی؛ یوں تم داؤد کے ساتھ گاؤ گے، "تُو جس نے مجھے بڑی اور سخت مصیبتیں دکھائیں، پھر مجھے زندہ کرے گا، اور زمین کی گہرائیوں سے مجھے پھر اوپر لے آئے گا۔ تُو میری بزرگی کو بڑھائے گا، اور مجھے چاروں طرف سے تسلی دے گا۔" مبارک وہ گھڑی، اے عزیز جان، جب تُو اُس پہلے طوفان سے رہائی پائے گا۔

تاہم

//

دُوسری آندھیاں جو خُدا کے فرزندوں کو برداشت کرنی پڑتی ہیں

جب ہم مسیح کو پالیتے ہیں، تب بھی ہم بہت سی مصیبتوں سے دوچار ہوتے ہیں؛ ہم "طوفانوں سے جھلے ہوئے اور تسلی سے محروم" رہتے ہیں۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ نبی نے یہاں ایک نہایت عجیب و لطیف تشبیہ اختیار کی ہے۔ فرض کرو تمہارا ایک گھر ہے—ایسا مکان جو تمہیں خوشگوار یادوں سے عزیز تر ہے۔ ایک شب اُس شاداب مسکن میں آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ تم آنکھوں میں آنسو لیے اُس کو شعلوں میں گھرا ہوا دیکھتے ہو، اور دیکھتے ہی دیکھتے، وہ منزل بہ منزل، کمرہ بہ کمرہ جلتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ تمہارا سارا قیمتی سرمایہ خاکستر ہو جاتا ہے۔ تم رنج و غم میں ہاتھ مروڑتے ہو اور بیٹھ کر سوگ مناتے ہو، کیونکہ اب کچھ باقی نہ رہا۔

لیکن، جیسے ہی صبح کی پہلی کرن نمودار ہوتی ہے، ایک فرشتہ تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے، "میرے ساتھ آ، اُس جگہ جہاں تیرا گھر تھا۔" جب تم وہاں پہنچتے ہو، تو پاتے ہو کہ وہ سب پتھر جن سے تمہارا گھر تعمیر ہوا تھا، جواہرات میں بدل چکے ہیں، اور وہ چونا اور مسالہ تابندہ سرخ رنگوں میں تبدیل ہو چکے ہیں، اور جو فرش اور سنگ فرش تھے، وہ نیلم بن گئے ہیں۔ تم دروازے کی طرف جاتے ہو—وہ بھی یاقوت سے مرصع ہیں، اور جب تم کھڑکیوں سے جھانکتے ہو، تو دیکھتے ہو کہ وہ پہلے جیسے عام چوکھٹے نہیں بلکہ چمکتے ہوئے عقیق سے بنے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تمہارے ہاتھ علاءالدین کا وہی طلسمی چراغ آگیا ہو جس سے ہر چیز جواہر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ سو، میرا خیال ہے کہ یہی وہ خیال ہے جس کو یہ آیت بیان کر رہی ہے۔ اُنہی اُسے دوبارہ پڑھیں  
میں تیرے پتھروں کو خوبصورت رنگوں سے رکھوں گا، اور تیری بنیادیں نیلم سے ڈالوں گا؛ اور تیری کھڑکیاں عقیق کی، اور "تیرے دروازے یاقوت کے، اور تیری تمام سرحدیں نفیس پتھروں کی بناؤں گا۔

اور تم کہو گے، "یہ کوئی خیالی بات یا خواب نہیں، بلکہ میرے لیے ایک حقیقت ہے جس کا میں نے تجربہ کیا ہے۔ ایک آگ میرے اندر بھڑکی، جو میری جان کے اندر بھسم کرتی چلی گئی، یہاں تک کہ میری وہ سب چیزیں خاک ہو گئیں جن پر مجھے ناز تھا؛ میری اُمیدیں خاک میں مل گئیں، اور میں اُجڑا ہوا رہ گیا؛ میری راتیں بے خواب رہیں، اور میرے بدن کی ہر ہڈی درد سے پُر تھی—یہ سب کچھ میں نے چکھا ہے۔"

پھر یکایک میرے اندر ایک عجیب تبدیلی پیدا ہوئی۔ میری جان کو ایسی خوشی، ایسی برکت، ایسی حضوری مسیح میں ملی، اُس کے کلام میں ایسی لذت، روحانی ہیکل کی ایسی نمو نصیب ہوئی، جو مشرقی تصورات کے تمام محلوں سے کہیں زیادہ قیمتی تھی۔ "ایسی نعمت جو محض زبان سے بیان نہیں کی جا سکتی، اور جو مصیبت کی بھٹی سے نمو پاتی ہے۔"

آئیے، ان سب باتوں کو ایک ایک کر کے دیکھیں، جیسے کہ انہیں الہامی زبان نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

جب تُو طوفان سے ہلا دیا جاتا ہے اور تُسلی نہیں پاتا، تو صبر سے سہم، کیونکہ جان رکھ کہ تجھے نفع ایک بہتر اور زیادہ قیمتی صورت میں حاصل ہو گا۔ غور فرما کہ ابتدا "تعمیر" سے ہوتی ہے "میں تیرے پتھروں کو خوبصورت رنگوں سے رکھوں گا۔"

آزمائش کے وقت نہ صرف ہمیں تصدیق حاصل ہوتی ہے، بلکہ تجربہ کا نفع بھی ملتا ہے، اور یہ نتائج خوش رنگوں میں نقش ہو جاتے ہیں۔ کیا تمہیں ممکن لگتا ہے کہ میں اُن سب سبقوں کو بیان کر سکوں جو میں نے مصیبت میں سیکھے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سچائی یوں سکھائی جاتی ہے جو کہ کسی اتوار کی جماعت میں ممکن نہیں۔

بعد میں شاید تم اُس تعلیم کی ساری سند سے دستبردار ہو جاؤ، جو محض معلم کی اقتدار پر مبنی تھی، مگر جب خُدا کی طرف سے بھیجی گئی مصیبت سچائی کو تیری رُوح کے اندر داغ دیتی ہے، تب تُو ہر بدعت کے مقابل "گولی سے محفوظ" ہو جاتا ہے، اور وہ تعلیم جس میں تُو جڑ پکڑ چکا ہے کبھی تجھے چھوڑ نہیں سکتی۔ وہ تیرے دل کے اندر گھس چکی ہے۔ کیا یہ پائیداری کا عظیم ذریعہ نہیں؟

ایسا قوی جُورنے والا مسالہ اُن پتھروں کو باندھتا ہے جن سے تیری روحانی ہیکل تعمیر ہوتی ہے، اور ایسی شخصی آزمائش تیرے کردار کو خوشخبری کی سچائیوں کے مطابق ڈھالتی ہے۔

یوں مصیبت کبھی بے سبب نہیں بھیجی جاتی، بلکہ اُس سے جو ایک برکت متوقع ہے، وہ یہ ہے کہ ایک مضبوط اور پائیدار بنیاد تجھ میں قائم ہو۔

اے بھائیو! تم یہ بھی نظر انداز نہ کرو کہ اگرچہ خُداوند کا کلام مصیبت زدہ سے مخاطب ہے، لیکن خُداوند کا ہاتھ خاص طور پر اُن کے لیے سرگرم ہے:

"میں تیری بنیادیں نیلم سے ڈالوں گا۔"

قومی مصائب کے اوقات ہماری بنیادوں کو آزما تے ہیں، اور اسی طرح تمام شخصی دکھ بھی۔

### خُدا کے فرزندوں کو پیش آنے والے دیگر طوفانِ حیات. III

جب طبعی جذبات زور پکڑتے ہیں، تو وہ تمام عقائد اور خیالات، وہ تمام اُمیدیں اور آرزوئیں جن سے انسان ایام سکون میں وابستہ رہا، آزمائش میں ڈال دی جاتی ہیں، اور اگر وہ سچائی پر مضبوطی سے مبنی نہ ہوں تو آسانی سے متزلزل ہو سکتی ہیں۔ پس یہ مصیبت کی ایک مقدس برکت ہے، کہ ایسے تزکیہ کے عمل میں ہماری ایمان کی بنیاد خُداوند کے ہاتھ سے رکھی جاتی ہے، جیسا کہ فرمایا، "میں تیری بنیادیں رکھوں گا۔"

خُداوند ہم سے قریب ہو جاتا ہے، اور اپنی حاکمانہ مرضی کے موافق ہم میں عمل کرتا ہے، ہمیں سچا ایمان اور وہ محبت عطا کرتا ہے جو اُس کی سچائی سے ہم آہنگ ہے۔ پھر ہماری بنیادیں نیلم کی مانند سخت، قیمتی، ناقابل شکست اور الہی ہو جاتی ہیں۔ ہم یہ سچائی محض عقلی طور پر نہیں، بلکہ اُس کی حیاتی قوت، اخلاقی اثر، اور رُوحانی جمال کے ساتھ قبول کرتے ہیں، جو ہماری جانوں کا زیریں حصہ بن جاتی ہے، اور ہمارے اُس اُمید کی بنیاد ہے جو کبھی ہلائی نہیں جا سکتی۔

اور دیکھو، ہماری نگاہوں میں بھی کیسا خوشنما تغیر آتا ہے! "تیری کھڑکیاں عقیق کی ہوں گی!" میری مصیبت سے پہلے، میں جسمانی فہم کی جھروکیوں سے دیکھتا تھا، اور اس دُنیا کی چیزوں اور نزدیکی مناظر پر فتاعت کرتا تھا؛ مگر اب میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانا سیکھا ہوں، اور اُس آنے والی زندگی کی آرزو رکھتا ہوں، اور اُس دُور دیس کی طرف مُشتاق ہوں۔ اب میری جان پکارتی ہے، "کاش مجھے کبوتر کے مانند پر ہوتے کہ اڑ کر آرام پاتا!" اور جب میں نئے یروشلیم کی طرف کھڑکی کھولتا ہوں تو گاتا ہوں:

یہ زندگی مختصر ہے  
دُکھ اور درد کا گھر؛

، وہاں ہے حیات ابدی  
”انسوؤں سے پاک در۔

یہ حیرت انگیز ہے کہ مصیبت رُوح کی کھڑکیوں کو کیسے صاف کرتی ہے۔ یہاں جو لفظ ”کھڑکیاں“ ہے، اسے بہتر طور پر  
”مورچیاں“ یا ”قلعہ بندیاں“ ترجمہ کیا جا سکتا ہے، تاکہ دکھایا جا سکے کہ ہم کس طرح آزمائشوں کے مقابل محفوظ کیے جاتے  
ہیں، اور اُن خطرناک اور ناہموار موجوں کا سامنا کرنے کے قابل ہوتے ہیں، جو اس طوفانی زندگی میں معمول ہیں۔

اے عزیزو! کیا تم نے سیکھا ہے کہ پناہ کے لیے اُس چٹان کی طرف دوڑو؟ کیا تم نے اپنے آپ کو اُس مصلوب نجات دہندہ کے  
پیچھے چھپایا ہے؟ کیا تم داؤد کے اُس نغمہ کو جانتے ہو؟ ”خداوند مبارک ہو، جو میری طاقت ہے، جو میری انگلیوں کو لڑائی  
اور میرے ہاتھوں کو جنگ سکھاتا ہے؛ وہ میری شفقت، اور میرا قلعہ، میرا بُرج بلند، اور میرا ربائی دینے والا، میری سپر، اور  
وہ جس پر میرا توکل ہے۔“ تب تمہارا یہ دُکھ خُدا کے فضل سے نفع بخش ٹھہرا ہے، اور تمہاری رُوح کا غم بے سود نہ رہا۔ یہ  
اُس مصیبت کے مدرسہ کی تعلیم ہے، جس میں ہم خداوند میں ویسا آرام پاتے ہیں جیسا کبھی پہلے نہ پایا، اور یوں ہم ثابت کرتے  
ہیں کہ اُس نے ہماری مورچیاں عقیق سے بنائیں۔

اور آگے فرمایا، ”اور میں تیرے پھاٹکوں کو لعل سے بناؤں گا،“ گویا یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ مصیبت کے بعد ہمیں خُدا کے  
ساتھ زیادہ قُربت اور گہرا رابطہ حاصل ہوتا ہے۔ ہم مسیح کے قریب آتے ہیں، اُس کی ذات پر زیادہ غور کرتے ہیں، زیادہ وقت  
غور و فکر میں گزارتے ہیں، اُس کے کام اور اُس کی شخصیت کو بہتر سمجھتے ہیں، اور اپنے دل کو اُس کی طرف زیادہ پوری  
طرح مائل کرتے ہیں۔ جب طوفان کا زور ٹلنا ہے، اور آسمان صاف ہو جاتا ہے، تو ہم گاتے ہیں

، آ، اے شیریں مصیبت“  
”جو ہمیں مسیح کے قریب لاتی ہے۔

میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے طوفان اور ہچکولے ہم پر دائمی برکت چھوڑ گئے ہیں، جنہوں نے ہمارے کردار میں  
گہرائی، نرمی اور نورانی تاثیر پیدا کی ہے۔ مجھے وہ مسیحی دکھاؤ جس کی گفتگو پاکیزہ خوشبو سے معمور ہے، جس کی رائے  
نرمی و حکمت سے لبریز ہے، جس کی غیرت فروتن حکمت سے ہم آہنگ ہے، اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ اکثر مصیبتوں  
سے گزرا ہے۔ ”وہ جو جہازوں پر سمندر کی طرف اُترتے ہیں، اور بڑے پانیوں میں کاروبار کرتے ہیں، وہ خداوند کے کام اور  
”اُس کے عجائبات کو گہرائیوں میں دیکھتے ہیں۔

طیب اکثر اپنے مریضوں کو سمندری سفر کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ محض تازہ ہوا کے لیے ہے؟ نہیں، اس  
مشورے میں اس سے کہیں بڑھ کر حکمت ہے۔ یہ اُس روزمرہ کی زندگی کی زنجیروں کو توڑ دیتا ہے جن سے ہم جڑے ہوتے  
ہیں۔ اس وسیع پانی کے دامن میں ایک تنہائی ہے، جس میں نہ اخبار ہوتا ہے نہ ڈاک خانہ، جو تمہارے خیالات کی خاموشی میں  
دخل دے سکے۔ تمہارا وطن، تمہارا دفتر، تمہارے دوست، اور تمہارا گھر، سب دور ہوتے ہیں۔ وہ روابط جو تم نے ان سے  
رکھے ہوتے ہیں، منقطع ہو جاتے ہیں۔

اور کیا یہی حال نہیں ہوتا مسیح کے شاگردوں کا، جب وہ اُنہیں کشتی میں سوار ہونے پر مجبور کرتا ہے، اور تھوڑی دیر کے  
لبے اُنہیں سمندر کے بیچ موجوں میں جھولنے دیتا ہے؟ کیا وہ اُس وقت ایک گہری تنہائی محسوس نہیں کرتے جو اُن کے خیالات  
کا رنگ بدل دیتی ہے؟ کیا تمہیں یاد نہیں، اُس نے کیا فرمایا جو سب پرانے نبیوں میں سب سے دُکھی تھا—یرمیاہ اپنی نوحہ  
خوانی میں گواہی دیتا ہے، ”یہ اچھا ہے کہ جوانی میں آدمی جُا اُٹھائے، وہ اکیلا بیٹھا رہے اور خاموشی کرے، کیونکہ وہ اُس پر  
”رکھا گیا ہے۔

اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، اے دوستو، دُکھ فائدہ مند ہے۔ خُدا کے روشن ترین جواہرات وہی ہیں جن پر سب سے زیادہ  
تراش ہوا ہے۔ سب سے پاکیزہ اور صاف گندم وہی ہے جسے سب سے زیادہ پھٹکا گیا ہے۔

بے شک ہم خوشی کے وقتوں میں بھی فضل میں ترقی کرتے ہیں، مگر وہ ترقی سُست ہوتی ہے۔ چاند کی روشنی سے بھی قیمتی  
پہل اگتے ہیں جیسے سورج کی ٹپش سے۔ روشن دن ہمیں جھلسا سکتے تھے اگر سایہ دار راتیں ہماری شادمانی کو متوازن نہ  
کرتیں۔ ہم اُس گولر کے درخت کی مانند ہیں کہ جب تک آزمائش نہ آئے، ہم کبھی رُوحانی کمال تک نہ پہنچیں۔

پس ہمیں شکرگزاری کرنی چاہیے اگر ہم تجربہ سے کہہ سکتے ہیں، ”جتنے طوفانوں کا ہم نے اب تک سامنا کیا، سب ہمارے  
لیے برکت بنے؛ ہمارے تمام ہچکولے اور طوفان ہماری بھلائی کے لیے مددگار ٹھہرے، اور وہ تمام جھٹکے جنہوں نے ہمارے  
”گھر کو بلایا، اُسی کی تعمیر میں کام آئے، جس کی بنیادیں نیلم پر رکھی گئیں، اور پتھروں میں خوش رنگی پائی گئی۔

جب آخری آندھی چلے گی، تو ہماری ساری مصیبتوں کا وہی مبارک انجام، مگر زیادہ شاندار انداز میں، ہمیں حاصل ہو گا۔

تب یہ نازک خیمہ لرزے گا اور گر پڑے گا۔ تب آنکھ، اور کان، اور ہاتھ، اور پاؤں ہمارا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ تب یہ ناتواں جسم خاکِ مادر کی طرف واپس جائے گا۔ مجھے علم ہے کہ میرے خیمہ کا زمینی گھر منہدم ہو جائے گا، میں اس کی توقع رکھتا ہوں، میں اُس کی راہ دیکھتا ہوں۔ یہ دکھ کسی شدید مرض کی صورت اختیار کر سکتا ہے، میرے بستر پر تڑپنا ناقابلِ برداشت ہو سکتا ہے، ممکن ہے کوئی تسکین دینے والی دوا میرے درد کو نہ کم کر سکے اور نہ مجھے راحت دے سکے۔ لیکن اہ! اُس جلال کا! کیا کہنا جو پیچھے آنے والا ہے

یہی بدن ہمارا — کون بیان کر سکتا ہے کہ وہ کیسا ہوگا؟ ہم جانتے ہیں کہ یہ بدلا جائے گا اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے جلالی بدن کی مانند بنایا جائے گا۔ ہم صلیب کو صبر سے اٹھا سکتے ہیں، چونکہ ہم بہت جلد تاجِ پائیں گے؛ ہم قبر کی راہ میں سکون سے اتر سکتے ہیں، کیونکہ ہم بڑی فتح کے ساتھ اُس میں سے نکلیں گے؛ ہم خوشی سے اس فانی اقامت گاہ کو چھوڑ سکتے ہیں، کیونکہ ایک ابدی گھر ہماری نظر کے سامنے ہے، جہاں ہمارے سب عزیز جمع ہوں گے اور ہمارا آسمانی باپ کبھی غیر حاضر نہ ہوگا۔

اے بھائیو! آج ہم گویا ایک کشتی میں سمندر کے بیچ طوفان سے جھول رہے ہیں، لیکن عنقریب ہم ایک محل میں ہوں گے۔ غور کیجئے کہ یہ مثال کیسے بدلتی ہے—اب کبھی نہ جھولیں گے، کبھی طوفانی سمندر پر روانہ نہ ہوں گے۔ ہم عمارتوں اور محلات کی مانند ثابت و دائم ہوں گے۔ اُس وراثت کی سرزمین میں ایک آزاد ملک ہے جس کی بنیاد نیلم ہے، کھڑکیاں عقیق کی ہیں، اور! دروازے لعل کے ہیں۔ اے زمینی محتاجوں کے فرزندو! کیا ہی شیریں تعجب ہے

یہ جواہرات—چونکہ جواہرات ہمیشہ رُتبہ یا سلطنت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں—اس بات کی علامت ہیں کہ اگلی دنیا میں اُن لوگوں کے لیے اعزاز ہیں جو یہاں اپنے مقدس بُلانے میں خاکسار اور وفادار رہے۔ تمہیں ایسے محلات عطا ہوں گے جو مشرقی شاہانہ شان و شوکت کا بھی مقابلہ نہ کر سکیں۔ کیا بادشاہوں کا حق ہے کہ وہ محلات میں رہیں؟ تم خُدا کے لیے بادشاہ اور کابن ٹھہرائے جاؤ گے۔ کچھ ہی دن اور ہیں بیماری کے، اُن کی مدد آمیدوں اور بے قراری کے ڈر، اُن کی دھڑکتی ہوئی کنپٹیوں اور تیز دھڑکنوں کے ساتھ، اور پھر مسیح تمہیں بُلانے گا—خُداوند تمہیں پکارے گا۔ تمہیں اُس کی بلند آواز پر لبیک کہنا ہوگا۔ اور پھر کیا؟ ہمیشہ کے لیے خُداوند کے ساتھ

میں سنتا ہوں تم کہتے ہو، "آمین، یوں ہی ہو!" دھیان دو کہ یہاں تین بار فرمایا گیا، "میں کروں گا، میں کروں گا، میں کروں گا۔" خُدا نے فرمایا ہے، اور وہ ضرور کرے گا۔ پس اِس پر ایمان لاؤ اور خوشی کرو، کیونکہ یہ کوئی خیالی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ ابھی تھوڑی دیر ہے اور تم اپنی جھونپڑی کو محل سے بدل دو گے، تمہاری مشقتِ راحت سے، تمہاری بے عزتیِ جلال سے، تمہارا دکھ بے پایاں خوشی سے بدل جائے گا۔ تمہیں نئے اور بہتر رفیق ملیں گے اُس روشنی کی دنیا میں۔ اگرچہ تم اپنی آنکھیں! نیچے کے خوبصورت منظروں پر بند کرو گے، لیکن بلند مقام پر اُن سے زیادہ حسین مناظر تمہارے منتظر ہوں گے۔ تسلی پاؤ

اگرچہ آخری طوفان تمہیں کسی قدر دُکھ پہنچائے، تو بھی یقین رکھو، "مر جانا نفع ہے۔" تم کچھ نہ کھوؤ گے جو رکھنے کے قابل ہو، بلکہ وہ سب کچھ پاؤ گے جو تمہاری گنجائش کی تمنا سے بڑھ کر ہو، تمہارے تصور سے زیادہ جلیل الشان ہو۔ آگے بڑھو، اے پیارو، اور خوش آئند مستقبل پر کامل یقین تمہیں طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے لیے دلیری بخشے۔ سلامتی تم پر ہو۔

افسوس! اگر تم مسیح میں نہیں ہو، اگر تم خُدا کے فرزند نہیں ہو، تو یہ وعدہ تمہاری نظروں کے سامنے بکھر جائے گا۔ تمہارا اس میں کوئی حصہ یا سُود نہیں۔ خُدا تمہارے دلوں کو بدلے، تمہاری طبیعت کو نیا کرے، تمہیں مسیح کو قبول کرنے اور اُس پر ایمان لانے کی راہ دکھائے، تب وہ تمہیں اپنے بیٹے اور بیٹی بنا دے گا۔ اور یوں تمہاری میراث ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوگی۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

اشعیا 54: 16-1

کوشش کرو کہ اس باب کی تمام شیرینی کو چوس لو جب ہم اسے پڑھیں۔ وعدے کا ذاتی اطلاق دل پر، رُوحِ القدس کی معرفت، وہی ہے جس کی حاجت ہے۔ یُونَن کے جنگل میں شہد اُس کی آنکھوں کو روشن نہ کر سکا جب تک اُس نے اپنی چھڑی کا سرا



اُس میں نہ ڈبویا اور چکھا نہیں۔ تم بھی ویسا ہی کرو۔ یہ باب اُس جنگل کی مانند ہے جس کی ہر شاخ کنوارے شہد سے ٹپک رہی ہے۔ چوسو، چکھو، سیراب ہو جاؤ۔

### آیات 1-3۔

اے بانجھ، جو نہ زاید ہوئی، گلا پہاڑ کر گا۔ اور جو دردِ زہ میں نہ آئی، بلند آواز سے نغمہ سرائی کر، کیونکہ تجھ سے زیادہ اولاد ویران کی ہوگی بنسبت اُس کی جو شوہر والی ہے، خداوند فرماتا ہے۔ اپنے خیمہ کا مقام بڑھا، اور تیرے مسکن کے پردے کھینچے جائیں؛ دریغ نہ کر، اپنی رسیوں کو دراز کر اور میخوں کو مضبوط کر۔ کیونکہ تُو دہنے اور بائیں طرف پھٹے گی، اور تیری نسل قوموں کو وارث بنے گی، اور ویران شہروں کو آباد کرے گی۔

تم دیکھتے ہو کہ رحم پانے سے پہلے خدا کی تمجید کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ "اے بانجھ، گا" جب کہ اب تک بانجھ ہے۔ "اے ویران، نغمہ سرا ہو" جب کہ ویران ہے۔ اور تُو جو تنگی و قیود میں ہے، خدا کا شکر ادا کر کہ وہ تجھے وسیع کرنے والا ہے، اور ابھی سے اپنی رسیوں کو دراز کر اور میخوں کو مضبوط کر۔ ہمیں ایمان پر عمل کرنا اور ایمان پر گانا چاہیے۔ وہ نغمے جو رحمت کے نظر آنے پر گائے جاتے ہیں نہایت شیریں ہیں، مگر وہ نغمے جو رحمت کے آنے سے پہلے گائے جاتے ہیں، وہ خدا "کو سب سے زیادہ پسند آتے ہیں۔ ہم ایمان کے نغموں کے بارے میں کہہ سکتے ہیں، "مبارک ہیں وہ جو دیکھے بغیر ایمان لائے۔"

### آیت 4۔

خوف نہ کر، کیونکہ تُو شرمندہ نہ ہوگی؛ نہ رسوا ہو، کیونکہ تُو رسوا نہ ہوگی؛ کیونکہ تُو اپنی جوانی کی شرمندگی کو فراموش کرے گی، اور اپنی بیوگی کے طعن کو پھر کبھی یاد نہ کرے گی۔

تیرے تاریک اور افسردہ ماضی کو اتنی کثرت سے رحمت مٹا دے گی کہ تُو اُسے فراموش کرے گی۔ اگر وہ یاد بھی آئے تو صرف خدا کی بڑی رحمت کے ببولے کے طور پر، جیسے سیاہ پردہ چمکتے ہوئے ہیرے کو اور بھی نمایاں کرتا ہے۔

### آیت 5۔

کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے؛

وہ جو تجھ سے نہایت پیار اور قربت کے بندھن سے بندھا ہے۔

### آیات 5-7۔

ربُّ الافواج اُس کا نام ہے، اور تیرا فدیہ دینے والا اسرائیل کا قُدوس ہے؛ وہ ساری زمین کا خدا کہلائے گا۔ کیونکہ خداوند نے تجھے اُس عورت کی مانند بلایا جو ترک کی گئی ہو اور روح میں غمگین ہو، اور اُس جوان بیوی کی مانند جب اُسے رد کر دیا گیا، تیرے خداوند فرماتا ہے۔ تھوڑی مدت کے لئے میں نے تجھے ترک کیا۔

یعنی "ایک چھوٹی سی گھڑی" نہ کہ ہمیشہ کے لیے۔

### آیات 7-8۔

پر بڑی رحمت سے میں تجھے واپس جمع کروں گا۔ ایک قلیل غضب میں میں نے اپنا چہرہ تجھ سے چھپایا؛ لیکن ابدی مہربانی سے میں تجھ پر رحم کروں گا، خداوند تیرا فدیہ دینے والا فرماتا ہے۔

یہ وعدے خدا کی کلیسیا کے لیے ہیں۔ اگرچہ یہ عمومی کلیسیا پر اطلاق پاتے ہیں، لیکن یاد رکھو کہ جو کچھ کلیسیا کو دیا گیا ہے، وہ اُس کے ہر فرد کو بھی بخشا گیا ہے۔ اس لیے یہاں دعوت ہے کہ کھاؤ، سیراب ہو، مت گھبراؤ، بلکہ یہ کلام خاص طور پر تمہارے لیے ہے، تمہارے لیے، رُوح القدس کی آواز کے ذریعے۔

### آیات 9-10۔

کیونکہ یہ نوح کے پانیوں کی مانند ہے میرے نزدیک؛ جیسا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ نوح کے پانی زمین پر پھر کبھی نہ آئیں گے، ویسا ہی میں نے قسم کھائی ہے کہ تجھ پر غضب نہ کروں گا، نہ تجھ کو ملامت کروں گا۔ کیونکہ پہاڑ بٹ جائیں گے اور ٹیلے اکھڑ جائیں گے، پر میری شفقت تجھ سے بٹے گی نہیں، اور میرے صلح کے عہد کو کوئی نہ توڑے گا، خداوند فرماتا ہے جو تجھ پر رحم کرتا ہے۔

اُس نے اور کیا کہہ دیا ہے جو نہایت یقینی ہو؟ کون سے اور مضبوط وعدے وہ دے سکتا تھا؟ اے جان، آرام کر، آرام کر، اُس کے پختہ عہد محبت پر آرام کر۔ پھر چاہے پہاڑ بٹ جائیں۔ اُس نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ بٹ جائیں گے۔ پھر چاہے تیرے دل کے

ٹیلے بھی ڈھ جائیں، لیکن وہ خود ہمیشہ قائم ہے۔ "میں نے قسم کھائی ہے کہ تجھ پر غضب نہ کروں گا، نہ تجھ کو ملامت کروں گا۔"

#### آیت 11-

اے مصیبت زدہ، طوفان سے جھنجھوڑے ہوئے، اور بے تسلی، دیکھا! میں تیرے پتھروں کو خوبصورت رنگوں سے رکھوں گا، اور تیری بنیادیں نیلم سے ڈالوں گا۔

یعنی زیورات سے تعمیر کی جائے گی۔

#### آیت 12-

اور میں تیرے روزنوں کو عقیق سے، اور تیرے پہاڑوں کو لعل سے، اور تیری تمام حدوں کو خوشنما پتھروں سے بناؤں گا۔

اگر روزن عقیق کے ہوں تو اُن سے جھانکنے والے نظارے کیسے ہوں گے؟ اور اگر دروازے لعل کے ہوں تو اُس گھر میں کیا کچھ ہوگا جو محبت کا مسکن ہے؟ اگر آسمان کی بادشاہت کی بیرونی حدیں بھی بیش قیمت پتھروں سے آراستہ ہیں، تو وہاں کے اندر کا جلال کیسا ہوگا؟ یاد رکھو کہ جو چیزیں یہاں دنیا میں قیمتی سمجھی جاتی ہیں، وہ وہاں روندی جاتی ہیں، کیونکہ وہاں کی گلیاں سونے سے پکی ہوئی ہیں۔ لوگ یہاں اس کے پیچھے دوڑتے ہیں، لیکن وہاں اُسے اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں، کیونکہ وہاں اُن کے پاس اس سے بہتر چیزیں ہیں جو اس دنیا میں ممکن نہیں۔

#### آیت 13-

اور تیرے سب فرزند خُداوند کی تعلیم پائیں گے؛

یہ عقیق و لعل کی کھڑکیوں سے بھی بڑا فضل ہے کہ ہم اپنے بچوں—یعنی خُدا کے سب بچوں—کو خود خُدا کی روح سے تعلیم یافتہ دیکھیں۔

#### آیت 13-

اور تیرے فرزندوں کی سلامتی بڑی ہوگی۔

یہ سب سے قیمتی موتی ہے، جو اپنے نرمی سے روشن ہوتا ہے، اور جان کے لیے نہایت قیمتی ہے۔

#### آیات 14-15-

تُو صداقت میں قائم کی جائے گی؛ ظلم سے دُور ہوگی، کیونکہ تُو نہ ڈرے گی؛ اور دہشت سے، کیونکہ وہ تیرے قریب نہ آئے گی۔ دیکھ، وہ ضرور جمع ہوں گے، پر میری طرف سے نہیں؛

دشمن ضرور آئیں گے، مگر خُدا اُن کے ساتھ نہیں ہوگا۔

#### آیات 15-16-

جو کوئی تیرے خلاف جمع ہوگا، تیرے سبب سے گر جائے گا۔ دیکھ، میں نے اُس لوہار کو پیدا کیا جو کوئلوں پر پھونک مارتا ہے،

وہ اُس سے زیادہ نہیں پھونک سکتا جتنا خُدا اُسے اجازت دے۔ وہ خُدا ہی کی مخلوق ہے۔ جو جنگی ہتھیار بناتا ہے وہ بھی خُدا ہی کے اختیار میں ہے۔

#### آیت 16-

اور جو اپنے کام کے لیے ہتھیار بناتا ہے؛ اور میں نے تباہ کرنے والے کو بھی پیدا کیا تاکہ ہلاک کرے۔

جب وہ اپنا بدترین کام کرتا ہے، تب بھی وہ وہی کرتا ہے جو میں نے اُسے کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ خُدا کا ابدی منصوبہ، اپنی قدرت کے دائرہ میں، انسان کے بدترین اعمال کو بھی گھیرے رکھتا ہے اور اپنی کلیسیا کے فائدہ کے لیے اُن کو بروئے کار لاتا ہے۔